Name of Scholar : **MOHD. QAMAR**

Name of Supervisor: **Prof. Shahzad Anjum**

Department of Urdu

Title of Thesis : **FAIZ KI NASR KA TANQEEDI MUTALA**

ABSTRACT

تاریخِ ادب میں ہر عہد کسی شاعر یا ادیب کے ذریعے پہچانا جاتا ہے مثلاً عہدِ میر، عہدِ غالب، عہدِ اقبال وغیرہ۔ اردو ادب کے دور جدید، بالخصوص شاعری پر حالی و آزاد اور اقبال کے اثرات کے بعد جن شعرا نے اپنی فکری اور فنی کاوشوں سے اپنے دور کو انتہائی متاثر کیا ان میں فیض احمد فیض کا نام بھی قابلِ ذکر ہے۔ ان کے قلم نے نظم و نثر کی متعدد اصناف پر اپنے گہرے نقش چھوڑے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فیض کے زمانۂ تصنیف و تالیف کو ''عہد فیض احمد فیض'' کہنا غلط نہ ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ ان کی اولین حیثیت ایک شاعر کی ہے۔ لیکن وہ ڈرامہ نویس، نقاد، مکتوب نگار، صحافی، فلم ساز اور سیاستداں کے میدان میں بھی مقبول رہے۔ فیض کو ان تمام شعبوں میں اعلیٰ رتبہ اور مقبولیت حاصل ہوئی۔

فیض کا اصل میدان تو شاعری ہے لیکن نثر میں بھی ان کی گراں قدر خدمات ہیں۔ ادب میں نثر و نظم دونوں اعتبار سے ان کی حیثیت مسلم ہے۔ نثری اعتبار سے فیض کی تحریروں کی خاص اہمیت ہے۔ ان میں میں دیباچے، مقدمے، تنقیدی مضامین، ڈرامے، خطبات، خطوط، سفرنامے اور دیگر تحریریں شامل ہیں۔ یہ تحریریں مختصر ضرور ہیں لیکن ان میں فکر و خیال کے اعتبار سے کئی اہم نکات پوشیدہ ہیں جن کی افادیت اور اہمیت سے کم ہی واقف ہیں۔ فیض نے سماجی، سیاسی، تہذیبی اور ثقافتی پہلو پر بھی کئی غیر معمولی تقریریں پیش کی ہیں۔ جو ان کی وسعتِ نظری اور بلند خیالی کی بہترین مثال پیش کرتی ہیں۔

یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں فیض کے عہد کے ادبی رجحانات پر روشنی ڈالی گئی ہے جس میں فیض کے سوانحی کوائف، اس کے عہد کے سیاسی و سماجی پس منظر و پیش منظر اور اس عہد کے ادبی رجحانات بالخصوص ترقی پسند تحریک کی نوعیت اور اس کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ نیز اس کے اثرات فیض کی شخصیت و فن پر کس حد تک موثر ثابت ہوئے ان پہلوؤں پر جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بین الاقوامی سطح پر ان کی خدمات خواہ وہ سماجی ہو، سیاسی ہو، یا ادبی ہو، ہر ایک گوشوں کے حسن و قبح کو غیر جانب دارانہ انداز میں تجزیہ کیا گیا ہے۔

دوسرا باب فیض اور ان کے چند ممتاز ہم عصر نثر نگاروں کے تنقیدی افکار کے حوالے سے ہے۔ معاصرین کے انتخاب میں جن باتوں کو مد نظر رکھا گیا ہے وہ یہ ہیں کہ یہ شخصیات شاعر بھی ہیں اور نثر نگار بھی اور ترقی پسند تحریک سے منسلک ہونے کے سبب ایک دوسرے سے کافی قریب بھی رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود فیض اور ان کے معاصرین کی تحریروں میں ایک حد تک نظریاتی اور تصوراتی فرق بھی پایا جاتا ہے۔ اس باب

میں ان ہی حقائق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔نیز یہ بھی ممکن ہے کہ اس زمرے میں اور بھی معاصرین ہوں جن تک میری رسائی نہ ہوسکی۔

تیسرا باب فیض بحیثیت ادبی نقاد پر مشتمل ہے۔جس میں فیض کے ان تنقیدی مضامین کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔جن میں انھوں نے ترقی پسند ادب کی اہمیت،ادب میں کلچر اور اقدار کی اہمیت،ادب اور سماج کا رشتہ،ادب میں عوام کی شمولیت،شعروسخن کی جمالیاتی قدریں،فکشن فکشن نگار کا محاسبہ،انقلابی شاعری کے عناصر،اشتراکی نظریات اور مختلف اصناف کی کتابوں پر ان کے تبصرے وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور اپنی آرا کا برملا و بے باکی کے ساتھ اظہار کیا ہے۔اس باب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ فیض نے اپنی تحریروں میں جن آرا کا پیش کیا ہے اس کے حسن وقبح کو واضح کر کے ادب میں ان کی اہمیت وافادیت کو قارئین کے سامنے پیش کردی جائے۔

چوتھا باب فیض کی متفرق نثری کاوشوں کے حوالے سے ہے۔جس میں ان کی مختصر سے مختصر تحریر کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ان میں ہر ایک موضوع کی بحث ذیلی عنوان کے تحت کی گئی ہے۔مثلاً مکتوب نگاری،تقاریر،مضامین،انٹرویوز،ثقافت،سفرنامہ،ڈرامہ،نشریات وغیرہ۔فیض کی یہ تحریریں بالترتیب متاع لوح وقلم،صلیبیں میرے دریچے میں،ہماری قومی ثقافت،مہ وسال آشنائی جیسی اہم کتابوں میں شامل ہیں۔ان متفرق تحریروں میں محضیت نہیں بلکہ ہمہ جہت تنوع پایا جاتا ہے۔فیض کی شخصیات کے ان ہی جہات کو جو نہ صرف ادب پاروں میں بیش قیمت اضافہ ہیں بلکہ قومی اور ملی سطح پر بھی ان کی منفرد حیثیت ہے۔فیض کی ان تحریروں میں ان ہی نکات کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخری باب فیض کی صحافتی خدمات پر مشتمل ہے۔جس میں ''ادب لطیف، پاکستان ٹائمز،لیل ونہار،امروز اور''لوٹس'' جیسے اخبارات ومجلّات کے تناظر میں فیض کی صحافتی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔''ادب لطیف'' کا اداریہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس پر صرف سرسری اور معلوماتی گفتگو ہی ہوسکی ہے۔''پاکستان ٹائمز'' کے کچھ اداریے انٹرنیٹ سے حاصل ہوئے،جن میں سے کچھ خاص اداریوں کو خلاصے کے طور پر پیش کردیا گیا ہے۔''لیل ونہار'' اور''امروز'' کا ایک ایک اداریہ حاصل ہوا۔اس حوالے سے فیض کی صحافتی زندگی کو جانچنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔

فیض کی تحریریں غیر ضروری تمہید کے بغیر اس قدر موثر انداز میں شروع ہوتی ہیں کہ نفسِ موضوع آغاز سے ہی قاری کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے۔فیض اپنی تحریروں میں سادہ،شگفتہ،وقیع اور برمحل الفاظ استعمال کرکے ظرافت کی ایسی چاشنی بھر دیتے ہیں کہ قاری اسے پڑھ کر محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا،یہ فیض کی ادب فہمی اور تنقیدی بصیرت کی بہترین مثال ہے جو قاری کو فیض کی نثری تحریروں کو پڑھنے پر مجبور کردیتی ہیں۔ان کی تنقیدی تحریروں میں ترقی پسند فکر کا غلبہ ضرور ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ نظریاتی جکڑبندیوں سے آزاد ہیں،اور یہی چیز فیض کی انفرادیت کو قائم رکھتی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ فیض کی نثری تحریروں کے جائزے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ تحریریں ادب کے فکری نظریات اور فیض کے افکار وخیا لات کو سمجھنے میں بہت معاون ہیں۔فیض ترقی پسند تحریک سے منسلک ہونے کے باوجود موقع ومحل کے اعتبار سے اپنے افکار وخیالات میں تبدیلی کرتے رہے۔یہی وجہ ہے کہ ان کی متفرق تحریروں میں ادبی،تہذیبی،سماجی،ثقافتی،سیاسی اور عالمی مسائل پر کارآمد بحثیں ملتی ہیں۔متانت و سنجیدگی فیض کی نثری تحریروں کی خاص پہچان ہے۔وہ بڑی سے بڑی بات بھی کمال خوبی کے ساتھ بلاتکلف عام لفظوں اور عام فقروں میں کہہ جاتے ہیں۔فیض کی تحریریں مختصر ہونے کے باوجود موضوعات کے تنوع سے لبریز ہوتی ہیں۔یہی خوبیاں ان کے نثری تحریروں کی اصل روح ہیں۔

☆☆☆